سوال

مجھے میرے خاوند نے حمل کی حالت میں طلاق دے دی اور وضع حمل سے قبل رجوع کر لیا، اور کہنے لگا: ہماری طلاق نہیں ہوئی کیونکہ حاملہ عورت کو طلاق نہیں دی جا سکتی، اس لیے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ مجھے حقیقتا طلاق ہوئی تھی یا نہیں؟ میرا خاوند مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور میں بھی اسے بہت محبت کرتی ہوں، ہمارے چھوٹے بچے بھی ہیں برائے مہربانی آپ جتنی جلدی ہو سکتے اس کا جواب دیں کہ آیا طلاق ہوئی تھی یا نہیں؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا حاملہ عورت کو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ مسئلہ عام لوگوں میں چل رہا ہے، کچھ عوام کا خیال ہے کہ حاملہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، مجھے علم نہیں کہ ان کا یہ خیال اور گمان کہاں سے آیا ہے، علماء کرام کی کلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے

بلکہ سب اہل علم اس پر متفق ہیں کہ حاملہ عورت کو دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور اس پر اہل علم کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں

طلاق دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دو حالتوں میں طلاق دی جائے:

پہلی حالت:

بیوی حاملہ ہو، اسے طلاق دی جائے تو یہ سنت طریقہ ہو گا بدعی نہیں

دوسری حالت:

عورت پاک ہو اور اس سے خاوند نے جماع نہ کیا ہو، یعنی عورت اپنے حیض یا نفاس سے پاک ہوئی ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو تو اسے طلاق دے تو اس حالت میں دی گئی طلاق سنت طریقہ کے مطابق ہو گی نہ کہ بدعی طریقہ پر

دیکھیں: فتاوی الطلاق للشیخ ابن باز (1/45-46).

جب اس نے عدت میں ہی رجوع کر لیا ہے تو وہ اس کی بیوی بن جائیگی، کیونکہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور اس کا خاوند وضع حمل سے قبل بیوی سے رجوع کر سکتا ہے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کرلیں الطلاق (4).

حاملہ عورت کی عدت یہی ہے چاہے وہ طلاق یافتہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہوجائے ، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس طلاق کو شمار کرے .

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

12287